باب
10

قیمتیں اور مصارف زندگی

آپ نے لوگوں کو قیمتوں کے بڑھنے اور اس سے ان کو درپیش ہونے والے مسائل کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا ہوگا۔ قیمتوں کے بڑھنے سے لوگ اس طرح کیوں فکر مند ہو جاتے ہیں؟ کیا قیمتیں تمام اشیاء کی بڑھتیں ہیں یا صرف چند اشیاء کی؟ کیا یہ تمام لوگوں پر یکساں اثر انداز ہوتی ہیں؟ اسی طرح کے چند مسائل پر ہم اس باب میں بحث کریں گے۔

خاندانی بجٹ (موازنہ)

آپ کے والدین کسی کام کو کرتے ہوئے آمدنی حاصل کرتے ہوں گے وہ کھیتی باڑی، تعمیری کاموں، ترکاری بیچ کر یا کرانہ کا سامان بیچ کر، آفس میں کام کر کے، دکان یا فیکٹری وغیرہ میں کام کر کے پیسے کماتے ہیں۔ وہ گھر کے لئے سامان خریدتے ہیں یا گھر کی ضروریات کے لئے پیسے خرچ کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ دوسروں سے ادھار مانگتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے اخراجات کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اپنے پاس موجود پیسوں سے اپنی ضروریات کی تکمیل کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح آمدنی اور اخراجات کے توازن کو ہی بجٹ یا موازنہ کہتے ہیں۔

ہر ایک خاندان موازنہ یا بجٹ تیار کرتا ہے۔ یہ چاہے وہ تحریری ہو یا تخیلی۔ چلیئے ہم ایک خاندان جو ترکاری کے بازار میں ترکاری بیچتے ہیں ان کا بجٹ دیکھیں گے۔

جدول-1 سوبماں کا بجٹ برائے ماہ جنوری 2013ء

آمدنی، وصولیات		اخراجات	
ایک ماہ کی کمائی	10,000 روپے	کھانے کی اشیاء	3000 روپے
رشتہ داروں سے حاصل کیا ہوا قرض	2500 روپے	کرایہ	2000 روپے
		اسکول کی فیس	1500 روپے
		ڈاکٹر کی فیس اور ادویات کیلئے	2500 روپے
		بس اور آٹو کا کرایہ	1500 روپے
		بجلی کا بل، موبائل فون اور روزانہ کے دیگر اخراجات	2000 روپے
جملہ آمدنی	12,500 روپے	جملہ اخراجات	12,500 روپے

مندرجہ بالا جدول میں سیدھے جانب سوبماں کے خاندان کی آمدنی بتلائی گئی ہے اور بائیں جانب ان کے اخراجات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اگر آپ ان کے اخراجات کو جمع کریں تو جملہ اخراجات: 12500 روپے۔ جو کے ان کی آمدنی 10000 روپے سے زائد ہے اس طرح اپنے

SCERT TELANGANA

زائداخراجات کی تکمیل کے لئے جب ان کی دختر بیمار پڑی تو ادویات کے اخراجات وغیرہ کی پابجائی کیلئے انہیں 2500 روپے کا قرضہ اپنے رشتہ داروں سے حاصل کرنا پڑا' اس کو سیدھی جانب کے دوسرے کالم میں بتلایا گیا ہے۔اس طرح سے ہر صاحب خانہ اپنا بجٹ تیار کرتا ہے اور اپنی آمدنی کے اعتبار سے اخراجات کرتا ہے۔

قیمتوں میں تبدیلی کیسے خاندانی بجٹ کو متاثر کرتی ہے؟

پھر ایک بار سوبماں کے خاندانی بجٹ کو دیکھیں گے۔ سوبماں کے گھر کا مالک اگر اگلے مہینے گھر کے کرایہ میں 2500 روپئے تک اضافہ کردے۔اسی وقت بس کے کرایوں اور پٹرول کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو تو اس کے خاندان کو 2000 روپئے ماہانہ کے حمل ونقل پر خرچ کرنا پڑے گا۔ نئی قیمتوں کی وجہ سے ضروریات زندگی کے خرچ میں 1000 روپئے تک مزید اضافہ ہوجائیگا۔ اس کا کنبہ بڑھے ہوئے اخراجات کا انتظام کیسے کرے گا۔ اگر اس کی آمدنی میں اضافہ نہ ہوا تو؟ اگر اس کے پاس کچھ بچت کی رقم ہو تو اس کو وہ استعمال کرسکتے ہیں۔نہیں تو وہ اپنے دوستوں یا رشتہ داروں سے قرض پر انحصار کرنا پڑے۔ مگر انہیں اس کو سود کے ساتھ ادائیگی کرنا پڑیگا۔ ہے نا؟

یہ بھی درست ہے کہ اگر ستیا نارائنا نے قرض اپنے بہت ہی قریبی دوستوں سے حاصل کرے تو اس کو سود ادا نہ کرنا پڑیگا۔ اگر وہ کسی ساہوکار کے پاس سے قرض لیتا ہے تو اس کو سود کے ساتھ ادا کرنا پڑیگا۔ اگر یہ سود 100 روپئے پر 3 روپئے شرح سود یا 3% شرح سود ہو تو ماہانہ 75 روپئے سود کی شکل میں زیادہ ادا کرنا پڑیگا۔ فرض کرو کے سوبماں کا کنبہ 6 مہینے کے بعد ادائیگی کے قابل ہوا تو اسکا مطلب' ان کو 2500 روپئے اور اس کے ساتھ 450 روپئے یعنی کے جملہ 2950 روپئے ادا کرنا ہوگا۔

ان کے اپنے بجٹ کو کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کے اخراجات میں کمی لاکر' اگر وہ اپنے آٹو رکشہ کے سفر میں کمی لاکر ماہانہ غذائی اشیا کی خریداری میں کمی لاکر یا موبائل فون کے اخراجات وغیرہ میں بھی کمی لاکر' اس طرح سے وہ اپنے اخراجات اور آمدنی کے درمیان ہم آہنگی لاسکتے ہیں۔ کئی اشیاء کے استعمال میں کمی لانے کی وجہ ان کا معیارِ زندگی گرسکتا ہے۔ یہ مصارف زندگی میں اضافہ کی وجہ سے ہوا ہے۔

متعین آمدنی والے افراد جیسے وظیفہ یاب یا یومیہ اجرت والے مزدور' چھوٹے کاروباری' چھوٹی صنعتوں میں کام کرنے والے اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرنے والے کم تنخواہ یافتہ ملازمین' وغیرہ یہ سب لوگ مسلسل قیمتوں کے بڑھنے سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کو افراطِ زر کہتے ہیں۔

افراط زر میں اضافہ سے ان لوگوں کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوتا اس لئے انہیں اپنی ضروریات میں زبردستی کٹوتی لانا پڑتا ہے۔ پہلے سے ہی ان افراد کی معیاری زندگی بہت کم ہوتی ہے۔ اب افراط زر ان کے مصارف میں اور کمی لاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ غریبی کی جانب ڈھکیلے جاتے ہیں۔

عوام ہمیشہ قیمتوں میں اضافہ سے پریشان رہتے ہیں۔ کیونکہ جب قیمتوں میں اضافہ ان کی ضروریات پر اثرانداز ہوتا ہے اور انہیں ہر شئے کے لیے قیمت زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ' بس اور آٹو رکشہ کے کرایوں میں اضافہ' سودا سلف' ترکاریوں اور دودھ کی قیمتوں میں اضافہ' ڈاکٹر کی فیس میں اضافہ اور بہت کچھ۔

SCERT TELANGANA

☆ کل کا یوم اساتذہ منایا جارہا ہے جس کے لئے آپ کے جماعت کے ساتھیوں نے آپ کو 200 روپے دے کر بازار سے مٹھائی اور بسکٹ خریدنے کے لئے بھیجا جب آپ دوکان گئے تب پتہ چلا کے مٹھائی کے ڈبہ کی قیمت 60 روپے' اوربسکٹ کے ڈبہ کی قیمت 20 روپے ہے۔ اگر آپ 2 مٹھائی کے ڈبے خریدتے تب آپ باقی بچے پیسوں میں کتنے بسکٹ کے پیاکٹ خرید سکتے ہیں؟ آپ کتنے پیسے ادا کرئیں گے۔

☆ جب آپ مدرسہ واپس آئیں گے۔ تب آپ کے ساتھی کہیں گے کہ آپ کیوں اتنے کم پیاکٹس خرید کرلائے ہو؟ آپ کو چاہئے تھا کہ آپ ہر ایک کے 5 پیاکٹ لائے۔ آپ جب مٹھائی اوربسکٹ کے پیاکٹ کی قیمت بتلائیں گے تو وہ تعجب کا اظہار کریں گے۔ ان میں سے ایک یہ کہے گا کہ ہم نے پچھلے سال مٹھائی کے ڈبہ کے لئے 30 روپئے اوربسکٹ کے پیاکٹ کے لئے 10 روپئے ادا کیے تھے۔

☆ پچھلے ایک سال میں ایسا کیا ہوا؟ دونوں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا' اور آپ ان ہی 200 روپیوں میں دونوں اشیاء کی کم مقدار خرید سکے۔

☆ فرض کرو کے آپ کے ساتھی آپ کو کہیں گے کہ آپ اس سال بھی 5'5 پیاکٹس دونوں مٹھائی اوربسکٹ کے خریدیں تو آپ کو کتنے روپئے خرچ کرنا پڑے گا۔

☆ مٹھائی کے 5 ڈبوں کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روپئے

☆ بسکٹ کے 5 پیاکٹ کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روپئے

☆ آپ جملہ قیمت ادا کرئیں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روپئے

☆ پچھلے سال کی بہ نسبت اس سال آپ نے کتنے زائد روپئے خرچ کئے؟

☆ روپئے کی طرف سے خریدے گئے اشیاء اور خدمات کی جملہ تعداد کو ہی روپئے کی قوت خرید کہتے ہیں۔ افراط زر کے دوران اصل آمدنی یا روپئے کی قوت خرید میں گراوٹ آتی ہے۔ مندرجہ بالا مثال کے اعتبار سے آپ پچھلے سال 5 مٹھائی کے ڈبوں اور بسکٹ کے پیاکٹوں کے لئے 200 روپئے خرچ کئے' مگر اس سال آپ ان دونوں اشیاء کی خریدی کے لئے پچھلے سال سے زائد ادا کرنا پڑیگا یا آپ ان دو اشیاء کی کم مقدار خریدنا پڑیگا۔ اس طرح:۔

☆ پچھلے سال: 200 روپئے = 5 مٹھائی کے ڈبے + 5 بسکٹ کے پیاکٹس

☆ امسال: 200 روپئے = 2 مٹھائی کے ڈبے + 4 بسکٹ کے پیاکٹس

☆ دوسرے الفاظ میں قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے 200 روپئے کی قوت خرید میں کمی واقع ہوئی۔ کیونکہ آپ نے مساوی قیمت میں دونوں اشیاء کی کم مقدار خریدی ہے۔

جب لوگ متعین آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ پچھلے کی طرح اب اتنی میں مقدار میں وہ اشیاء' حاصل نہیں کر سکتے۔ انہیں اپنے مصارف میں کمی لانا پڑیگا۔ اشیاء اور خدمات کی کم مقدار حاصل کرتے ہوئے۔ یہ ان کی معیاری زندگی پر اثر انداز ہوگا۔ معیارِ زندگی سے مراد ایک بہتر زندگی گذارنے کے لئے ضروری اشیاء اور خدمات کی ایک مناسب مقدار کو کہتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

معیاری زندگی ایک کنبہ کی دوسرے کنبہ سے ایک قسم کے پیشہ سے دوسرے پیشہ کی' ایک آمدنی کے گروہ سے دوسرے گروہ کی اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی الگ الگ ہوتی ہے۔مثال کے طور متحدہ امریکہ میں ایک کار' ٹیلی ویژن اور موبائل فون کا حاصل ہونا معیارِ زندگی میں شمار نہیں کیا جاتا مگر ہندوستان میں ان اشیاء کے حامل افراد کی زندگی کو بہتر معیارِ زندگی تصور کیا جاتا ہے۔

بڑھتی ہوئی قیمتوں سے ہر کوئی متاثر نہیں ہوتا چند گروپس بڑھتی ہوئی قیمتوں سے متاثر نہیں ہوتے۔

- مرکزی یا ریاستی سرکاری ملازمین کو اضافی ادائیگی کی جاتی ہے' جس کو DA یا Dearness allowance کہا جاتا ہے' جب قیمتیں طئے شدہ فیصد میں بڑھتیں ہیں تو ان کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے کیونکہ حکومت انہیں اور زیادہ DA ادا کرتی ہے۔اس لئے ان کی تنخواہ میں بھی اضافہ افراط زر کے ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔
- کاروباری افراد ضروریات زندگی کو دوبارہ اپنے فروخت کئے جانے والی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔مثال کے لئے اگر شکر کی قیمت میں اضافہ ہو تو مٹھائی گر بھی اپنی مٹھائی کی قیمتوں میں اضافہ کریگا۔اور چائے بیچنے والا بھی ایک پیالی چائے کی قیمت میں اضافہ کریگا۔
- خدمات کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے نائی' کپڑے دھونے والے' وکیل' ڈاکٹر قیمتوں میں اضافہ ہونے پر اپنی اپنی فیس میں اضافہ کرتے ہیں۔وہ اپنی خدمات کا عوض اپنے گاہکوں' موکل مریضوں سے زائد قیمت وصول کرتے ہیں۔
- انتہائی امیر افراد' کارپوریٹ اداروں میں کام کرنے والے قیمتوں کے بڑھنے سے متاثر نہیں ہوتے۔

کام کرنے والے تمام افراد کو بڑھتی ہوئی قیمتوں کی آسانی سے تلافی نہیں حاصل ہوتی اس لئے' زرعی مزدور' تعمیری مزدور' صنعتی مزدور وغیرہ قیمتوں کے بڑھنے پر اپنے مالکوں سے اپنی مزدوری میں اضافہ کا مطالبہ کرنا ایک عام بات ہے۔بعض اوقات' مزدوروں کی تنظیمیں اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے ہڑتالیں بھی کرتی ہیں' اس صورتحال میں حکومت مداخلت کرتے ہوئے مالک اور مزدوروں کے درمیان مصالحت کرتے ہوئے اجرتوں میں مناسب اضافہ کرواتی ہے۔بہت سے ذرائع روزگار کے لئے حکومت باقاعدگی کے ساتھ اجرتوں کا تعین کرتی اور اس پر وقفہ وقفہ سے نظر ثانی کرتی ہے۔قیمتوں میں تبدیلی ہونے پر اور یہ امید کرتی ہے کہ مالک اپنے مزدوروں کو حکومت کی جانب سے طئے شدہ اجرتیں دیں گے۔

افراطِ زر کی پیمائش کس طرح کی جاتی ہے؟

شروع میں ہم نے پڑھا کہ اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کو افراط زر کہا جاتا ہے۔مگر آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب چند اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو تو دیگر کی قیمتوں میں گراوٹ ہوتی ہے۔مثال کے طور پر موبائل فون کی قیمتوں میں کمی ہوئی۔دیگر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اب کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں افراط زر ہوا یا نہیں؟

پھر سے فرض کرؤ دیا سلائی کے ڈبہ کی قیمت میں اضافہ کیا حقیقت میں آپ کی ضروریات زندگی میں کمی آئیگی؟ مکان کے کرایہ سے یا پٹرول کی قیمت یا چاول اس کا تقابل کریں فرض کرو CD یا Compact Disk جو کے کمپیوٹر کے ڈاٹا کو محفوظ رکھنے کے استعمال میں آتی ہے کی قیمت میں کمی ایک مزدور جو کے کمپیوٹر کا استعمال کبھی نہیں کرتا کے بجٹ پر کس طرح اثر انداز ہوگی۔

SCERT TELANGANA

ایک صنعتی مشین کی قیمت میں اضافہ کس طرح عوام کی ایک بہت بڑی تعداد کے بجٹ کو بلاواسطہ متاثر کرتی ہے؟

☆ چند اشیاء اور خدمات کے نام لکھئے جن کو آپ کا کنبہ باقاعدگی کے ساتھ خریدتا ہے۔ان کی موجودہ قیمت اور پچھلے سال کی قیمت لکھئے۔ ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے؟اس کے لئے آپ اپنے والدین یا اساتذہ سے مدد لے سکتے ہیں۔

سلسلہ نشان	اشیاء/خدمات	پچھلے سال کی قیمت	موجودہ قیمت	فرق
1				
2				
3				
4				

قیمتوں کا تعین

قیمتوں میں تبدیلی کو ہم اعداد وشمار کے ذریعہ سے پیائش سکتے ہیں جس کو Price Index کہتے ہیں۔کسی ایک شئے کی قیمت میں تبدیلی دیگر تمام اشیاء یا خدمات کی قیمتوں کو متاثر نہیں کرتی ہیں۔تو پھر ہم کس طرح سے جملہ قیمتوں میں تبدیلی کو ناپ سکتے ہیں؟ایک طریقہ یہ ہے کہ Index Number of Price کو استعمال کرتے ہوئے کیا جائے۔اسے مندرجہ ذیل طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔

پہلے سال چندہ اشیاء اور خدمات کی اوسط قیمت لی جاتی ہے جس کو بنیادی سال کہا جاتا ہے۔جس کو 100 نمبر دیا جاتا ہے۔اگر اوسطاً چندہ اشیاء اور خدمات کی تمام قیمتیں پچھلے سال سے 25% فیصدی بڑھیں تو Price Index دوسرے سال کیلئے 125 ہوگا۔اگر اگلے سال ان اشیاء کی قیمتیں 20% فیصدی کے ساتھ بڑھیں پچھلے سال کے بہ نسبت' تو (Price Index)(20% of 125+125=150) 150 ہوگا

چلئے ہم اس کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھیں گے۔مندرجہ ذیل جدول میں چاول اور کپاس کی قیمتیں دی گئی ہیں جو کہ حکومتی تنظیموں Minimum Supportprice کا حصہ ہیں۔جدول کو بغور پڑھیں اور سوالات کے جوابات دیں۔

جدول-2:۔چاول اور کپاس کی (فی کنٹل) قیمت سال 2005-2011 کے دوران

فصل	سال 2005-06	2006-07	2007-2008	2008-2009	2009-2010	2010-2011
چاول	600 روپے	610 روپے	775 روپے	880 روپے	980 روپے	1030 روپے
کپاس	1980 روپے	1990 روپے	2030 روپے	3000 روپے	3000 روپے	3000 روپے

i) 2005-06 سال کی قیمتوں کو اساس سال کے بطور لے کر چاول اور کپاس کے انڈیکس نمبر کو محسوب کیجئے۔

ii) چاول اور کپاس کے انڈیکس نمبر کو ظاہر کرنے والا ایک Line Diagram کھینچئے' سال کو X-axix پر رکھیں اور انڈیکس نمبر کو Y-axis پر رکھیں۔

iii) بحث کیجئے کہ مختلف سالوں میں خط کی بلندی کیسے بڑھی؟

SCERT TELANGANA

اشاریہ یا انڈیکس نمبر ہمیں یہ بتلاتے ہیں کہ اشیاء کے ایک گروہ کی جملہ قیمتوں میں ایک وقت کے درمیان ہونے والی تبدیلیاں کیا ہیں یہ ایک سال کے جملہ اشیاء کا تقابل۔ دوسرے سال میں ان ہی اشیاء سے کرتے ہیں۔ اس طرح سے Price Index Number میں طئے شدہ اشیاء کی قیمتوں میں ایک مخصوص وقت سے دوسرے وقت میں آنے والی تبدیلیوں کو دیکھا جاتا ہے۔ مثال کے لئے ہم گھریلو بجٹ کا تقابل اس سال سے پچھلے سال اور اس مہینے کا پچھلے مہینے سے کر سکتے ہیں دو سالوں کے درمیان قیمت کی سطح میں فرق فیصد' قیمتوں میں ایک سال کے درمیان اضافہ کو دکھاتا ہے۔

اس کا استعمال ایک جگہ کی قیمت کی سطح کا دوسری جگہ کی قیمت سے تقابل کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ہم تلنگانہ میں قیمت کی سطح کا تقابل دوسری ریاست سے کر سکتے ہیں' جیسے کرناٹک یا مہاراشٹرا سے۔

ویسے معاشی نظام میں کئی ایک ہزار اشیاء اور خدمات ہیں' ہم کو چاہیئے کہ ان میں سے Price Index کے لئے چند کو منتخب کریں۔

Price Index نمبر کئی اقسام کے ہیں۔ اس کا انحصار اس گروپ کے صارفین پر ہوتا ہے جن کو لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے پاس Wholesale price Index(WPI)' اور Consumer Price Index (CPI) ہے WPI میں جملہ اشیاء (اصل اشیاء اور اشیاء کے صارفین) اور ان کے ٹھوک قیمت میں تبدیلی شامل ہوتی ہے' CPI صرف اشیاء صارفین کے چلر (خوردہ) قیمتوں میں تبدیلی کو ناپتا ہے۔

ہندوستان میں کئی اقسام کے CPI کو حکومت کی جانب سے شائع کیا جاتا ہے۔

a) CPI صنعتی مزدوروں کے لئے

b) CPI غیر جسمانی محنت کرنے والے شہری مزدوروں کے لیے

c) CPI زرعی مزدوروں کے لئے

اتنے اقسام کے CPI ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی قسم کی اشیاء کو مختلف خاندانوں کی جانب سے استعمال کرنا ضروری نہیں ہے۔ مثال کے طور پر شہر کے صنعتی مزدوروں کی جانب سے جو مختلف قسم کی اشیاء اور خدمات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان ہی اشیاء اور خدمات کا استعمال ایک گاؤں کے زرعی مزدور استعمال کرنا ضروری نہیں ہے۔ ماہرین یا اونچے عہدوں پر آفس میں کام کرنے والے' بینک ملازمین یا (IT) آئی۔ ٹی کمپنیاں' زرعی مزدوروں کے مقابلے میں بالکل جداگانہ اشیاء کا استعمال کرتے ہیں۔

مختلف CPI`s کو حکومت کی جانب سے اپنے ملازمین کو دیئے جانے والے DA کا حساب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت ہند کے قانون کے مطابق نظر ثانی شدہ مقررہ اجرت اور اس کے علاوہ ہندوستان میں غریبی کے اعداد و شمار کیلئے بھی CPI سے حساب لگایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں' افراطِ زر کو عام طور پر WPI میں تبدیلیوں کی بنیاد پر ناپا جاتا ہے۔

صارفین کی قیمتوں کے نرخنامے کو کس طرح تیار کیا جاتا ہے: How to Construct CPI

چلیئے ہم گھر چلانے کے استعمال میں آنے والے چند اشیاء کو لے کر ایک آسان Consumer Price Index تیار کریں گے۔

اس کے لئے ہم جدول 3 لیں گے۔ پچھلے مہینہ میں آپ کے والدین نے جن اشیاء کو خریدا ان کی قیمتوں کو لکھئے۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ وہ اس مہینہ بھی وہی اشیاء اتنی ہی مقدار میں خریدتے ہیں۔ مگر وہی اشیاء اب مہنگی ہوں گی۔ کیونکہ اس مہینہ میں قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس جدول میں ہم نے چار اشیاء ان کی قیمتیں اور مقدار خریدی ہیں پچھلے مہینہ کے ان اعداد و شمار کو ہم نے دوسرے اور تیسرے کالموں میں بتلایا

SCERT TELANGANA

ہے۔تب قیمت کومقدار سے ضرب' دینے سے ہم کو ہرایک شئے کا مکمل خرچہ حاصل ہوگا۔اُس کے بعد ہم تمام اشیاء کے مکمل اخراجات کو جمع کرکے کالم 4 کے آخری صف میں لکھا ہے۔•

اس طرح سے کالم 5 میں ہم نے اس مہینہ کی یکساں اشیاء کی قیمت کو بتلایا ہے‘اس مہینہ کی مقدار خرید کو کالم 6 میں دکھایا ہے پھر سے ہم نے ہرایک شئے کی مقدار کواس کی قیمت سے ضرب دیکر اس شئے کی خرید پر آنے والے مکمل خرچ کو کالم 7 میں بتلایا ہے۔اب جمع کرنے سے کالم 7 میں اس مہینہ کی چار اشیاء پر آنے والے مکمل اخراجات حاصل ہوں گے۔

جدول-3: Consumer price Index اشیاء صارف کے نرخنامہ کی تیاری

یہ ایک مثال ہے کہ کس طرح سے CPI تیار کیا جاسکتا ہے۔چلئے ہم آپ کی خاندان کی جانب سے خریدے گئے چاول‘ پیاز‘دال اور گیاس سلینڈر کے خرچ کو جمع کریں گے۔

1	2	3	2x3=4	5	6	7=5x6
اشیاء/خدمات	پچھلے مہینہ کی قیمت روپیوں میں	پچھلے ماہ کی مقدار	پچھلے ماہ کے جملہ اخراجات	اس ماہ کی قیمت	اس ماہ کی مقدار	اس ماہ کے مکمل اخراجات
1 چاول فی کلو	30روپے	25 کلو	750روپے	40روپے	25 کلو	1000روپے
2 پیاز فی کلو	10روپے	5 کلو	50روپے	20روپے	5 کلو	1000روپے
3 دال فی کلو	75روپے	4 کلو	300روپے	85روپے	4روپے	340روپے
4 گیاس سلینڈر	400روپے	1	400روپے	410روپے	1	410روپے
جملہ اخراجات			1500روپے	جملہ اخراجات		1850روپے

جدول 3 میں آپ نے کیا دیکھا؟ آپ کے کنبہ نے پچھلے ماہ چارہ اشیاء کو خریدنے کے لئے 1500 روپے خرچ کئے۔مگر اس ماہ ان ہی اشیاء کو خریدنے کے لئے آپ کے کنبہ نے 1850 روپے خرچ کئے۔چونکہ تمام اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں تھیں۔پچھلے ماہ سے تقابل کرنے پر 350 روپے کا اضافہ ہوا۔یعنی کہ 350/1500x100=23% فیصد اضافہ ہوا۔

دیگرالفاظ میں پچھلے ماہ اس کنبہ نے تناسب میں 100 روپے خرچ کرے تو انہیں اس ماہ 123 روپے خرچ کرنا پڑا۔وہ تمام خاندان جو یکساں صارفین کے زمرے میں آتے ہیں ان کے بجٹ پر یکساں اثر پڑیگا۔ان تمام پر قیمت کا 23% فیصدی اثر پڑیگا۔CPI میں بھی اس طرح سے ایک کنبہ کی اہم ضروریات پر خرچ کئے جانے والے اخراجات کا حساب کیا جاتا ہے۔یہ اعداد و شمار آپ کے ضروریات زندگی کے اخراجات میں اضافہ کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگر ان اشیاء کی قیمتوں کا پچھلے ماہ اوسط 100 روپے تھا‘اب یہ بڑھ کر 123.37 ہوگیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے ماہ کے تقابل میں ان چار اشیاء کی قیمتوں کی سطح میں 23.3% فیصد کا اضافہ اس ماہ درج کیا گیا۔

معاشی نظام میں کئی ہزار اشیاء اور خدمات موجود ہوتے ہیں جن کی قیمتیں بڑھتیں رہتی ہیں۔حکومت قیمتوں کے بڑھنے کی سطح کا تخمینہ مختلف وقفہ سے لگاتی ہے۔عموماً ہر ماہ اور ہر ہفتہ۔

SCERT TELANGANA

غذائی افراط زر

2009ء سے، حکومت نے ایک نئے اشاریہ New Index غذائی نرخنامہ (FPI)"Food Price Index' کا تخمینہ لگانا شروع کیا۔ یہ Index غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا تخمینہ لگا تا ہے ۔جس کو غذائی افراط زر یا Food Inflation کہتے ہیں ۔ FPI میں غذائی اشیاء جیسے چاول، گیہوں، دالیں، ترکاریاں، شکر، دودھ، انڈے، گوشت، مچھلی اور تیار کئے جانے والے غذائی اشیاء جیسے خوردنی تیل وغیرہ کی تھوک قیمتوں کو شامل کیا جاتا ہے ۔سال 2011-12 کے دوران خوردنی تیل غذائی افراط زر کی وجہ بنا۔اس سال کے دوران ہندوستان کے تقریباً 50% فیصد۔خوردونی تیل کی مانگ کو خام پام تیل، سورج مکھی کا تیل، سویابین کا تیل اور ریفائینڈ پامولین تیل وغیرہ کی درآمد سے پورا کیا گیا۔ جب ان اشیاء کی قیمت کا عالمی سطح پر یعنی دوسرے ممالک جہاں سے ہم ان اشیاء کی درآمد کرتے ہیں اضافہ درج کیا گیا۔ ہندوستانی صارفین نے بھی بہت زیادہ قیمت ادا کی ۔ جب سے حکومت نے بڑھتی قیمتوں پر کنٹرول کے اقدامات کئے کئی ایک تحقیقاتی مطالعہ جات کئے گئے ۔اس تحقیق میں یہ بات عیاں ہوئی کے لوگوں کے غذائی عادت واطوار میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی اس دوران عوام ترکاریوں، انڈوں، گوشت اور مچھلی کا استعمال زیادہ کرنے لگے۔کسی بھی موسمی قلت کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ تب درج کیا جاتا ہے جب اس کی مانگ ہو۔صارفین ان اشیاء کا استعمال زیادہ قیمت ادا کرکے بھی کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ان کی روزمرہ کی غذا کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔

حالیہ قیمتوں میں اضافہ

سال 2009-11 کے دوران بہت سے بنیادی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔اس کو آپ مندرجہ ذیل خاکے میں دیکھ سکتے ہیں۔اس خاکے کو بغور دیکھیں اور ذیل کے سوالوں کے جواب دیں۔

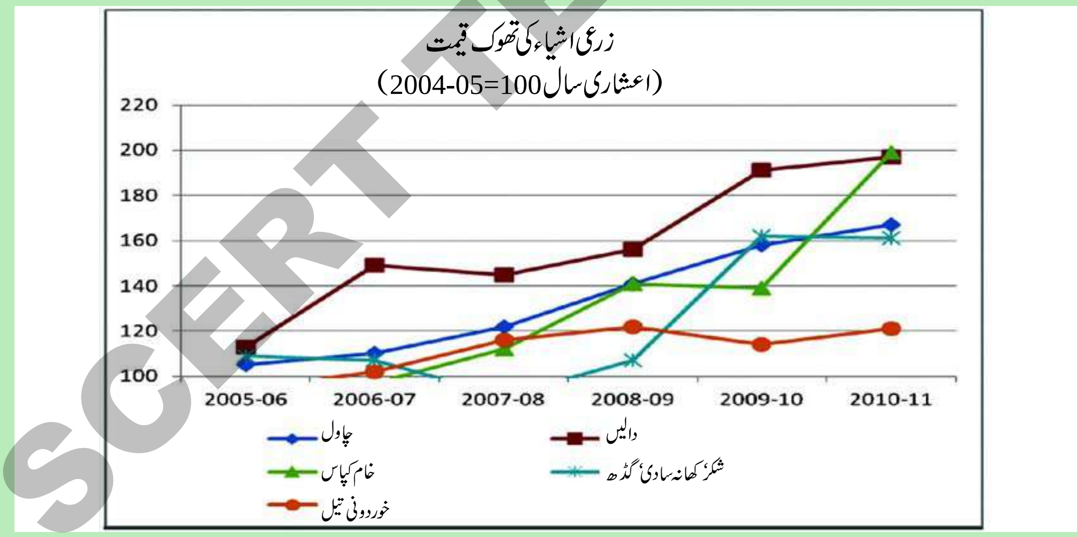

1۔ اگر ایک کنبہ سال 2008-09 کے دوران چاول فی کلو 50 روپے سے خریدا تھا، تو سال 2011 میں اسی کو کتنا ادا کرنا پڑیگا؟

2۔ کن سالوں کے دوران دالیں کی قیمت میں قابل لحاظ اضافہ ہوا؟

3۔ کپاس کی قیمت میں کتنے فیصد کا اضافہ ہوا؟

4۔ کونسی شئے کی قیمتیں کم وبیش مستحکم رہیں؟

SCERT TELANGANA

آپ میں سے بہت سے اس بات سے واقف ہیں کہ پٹرولیم کی اشیاء جیسے پٹرول' ڈیزل اور مٹی کا تیل وغیرہ خام تیل سے حاصل کئے جاتے ہیں' جو کہ زیادہ تر بیرونی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی خام تیل کی قیمتیں' اس کے ساتھ دھاتوں اور کیمیکل کی قیمتوں میں اضافہ ہندوستان میں افراطِ زر کی وجہ بنتا ہے۔ افراطِ زر کے معنی ایک طویل عرصہ میں اشیاء اور خدمات کی قیمتوں میں عام اضافہ ہے۔ بنیادی طور ہندوستان میں صارفین کی اشیاء بنانے میں کام میں آنے والے خام مال کی قیمتوں میں اضافہ' صارفین کی اشیاء کی قیمتوں کی وجہ بنتا ہے۔

قیمتوں میں باقاعدگی لانے میں حکومت کا کردار

جب عام افراطِ زر ہوتا ہے یعنی (ٹھوک نرخنامہ میں تیزی سے اضافہ)' یہ صنعتوں کے مالکین کے لئے اہم بات ہوگی۔ اگر غذائی افراط زر میں اضافہ ہوا تو یہ راست طور پر عام لوگوں کے معیاری زندگی پر اثر انداز ہوگا۔ اونچی سطحی افراطِ زر کے دوران' نہ صرف کم تنخواہ یاب ملازمین یا بندھی ٹکی متعین آمدنی والے افراد متاثر ہوتے ہیں بلکہ دوسرے افراد جو اپنی بچت کو زمین خریدنے' سونا یا دوسرے غیر پیداوار مقاصد میں استعمال کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی رائے کے مطابق افراط زر کی وجہ سے رقم کی قدر میں دن بہ دن کمی ہو رہی ہے۔

تمام معیشتوں میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ افراط زر رہتی ہے اسی وجہ سے صارفین کو زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اس کا راست فائدہ ان مزدوروں کو ہوگا جنہوں نے ان اشیاء کو بنایا ہے۔ اس طرح اس کو ہم ملک کی بہتری میں دیکھ سکتے ہیں۔

پیدا کنندگان کا اہم مقصد زیادہ منافع کمانا ہوتا ہے'' اس کے لئے وہ غیر قانونی طور پر کئی اشیاء خاص کر اشیائے ضروری کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ اگر مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ نہ ہوا تو جو کہ وہ بھی ایک صارف ہیں' وہ لوگ بھی اشیاء نہیں خرید سکتے ہیں۔ اگر ان اشیاء کا تعلق بنیادی اشیائے ضروری جیسے چاول' گیہوں' دودھ وغیرہ سے ہو تو یہ عوام کے لئے بہت سی مشکلات کا باعث ہوگا۔

یہ چیز حکومت پر لازم ہے کہ وہ تاجرین میں باقاعدگی لائے اور ان پر قریبی نظر رکھے حکومت اس سلسلے میں کئی اقدامات کر رہی ہے۔ اگر آپ زراعت سے متعلق سبق کا اعادہ کریں گے۔ جس میں آپ نے سیکھا ہے کہ کس طرح حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے توسط سے کسانوں سے امدادی قیمت پر دھان اور گیہوں حاصل کیا۔ یہ پالیسی کسانوں ہی کی مدد نہیں کرتی بلکہ بازاروں میں دھان اور گیہوں کی قیمتوں میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے حکومت کی مدد بھی کرتی ہے۔ اسی طرح حکومت مرکزی اور ریاستی سطح پر گنّے کی قیمت مقرر کرتی ہے تاکہ امداد باہمی شکر کے کارخانوں میں شکر تیار ہو سکے۔ یہ بازار میں گنّے کی قیمتوں میں باقاعدگی لانے کی طرف ایک قدم ہے۔

آپ نے آٹھویں جماعت میں عوامی نظام تقسیم (PDS) کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ یہ غریب عوام کی غذا کے تحفظ کے سلسلے میں حکومت کا اہم کام ہے اور ساتھ ساتھ اشیاء ماتحیاج جیسے گیہوں، چاول، خوردنی تیل اور کیروسین کی قیمت کو باقاعدہ بناتی ہے۔ PDS اسکیم کے

SCERT TELANGANA

تحت اشیاء کو بازاری قیمت سے کم قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ قیمت کے فرق کو حکومت برداشت کرتی ہے جس کو سبسیڈی کہتے ہیں۔ غریب عوام کو راشن کی دوکانوں سے اشیاء خریدنے کے ساتھ ساتھ یہ طریقہ بازار میں ضروری اشیاء قیمتوں کو واجبی رکھنے کے لئے مددگار رہوتا ہے ذخیرہ اندوزی کو روکنے، قیمتوں پر قابو رکھنے کے لیے حکومت اشیاء کی قیمتیں مقرر کرتی ہے اور تاجرین کو بازار میں اپنا اشیاء ان ہی قیمتوں پر فروخت کرنے کا لزوم رکھتی ہے۔

وہ لوگ جو مقررہ قیمتوں پر عمل نہیں کرتے مختلف قوانین کے ذریعہ حکومت پر ان پر جرمانے لگاتی ہے مختلف اشیاء جیسے کیروسین، ڈیزل، پڑولیم گیس، طبعی گیس وغیرہ اسکی مثالیں ہیں۔ جن کی قیمتوں میں حکومت جزوی یا مکمل طور پر سبسیڈی دیتی ہے۔

جب کبھی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو ریزروبنک آف انڈیا جو سارے ملک کے بینکوں کا نگران کار ہے معیشیت میں پیسے کے چلن کو کم کر دیتا ہے یہ بینکوں میں باقاعدگی لاکر کیا جاتا ہے جس میں بینکوں کو کم قرضے جاری کرنے اور عوام کو کم رقومات کے حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے۔RBI بشمول تمام بینکوں کے گراہکوں کے جمع شدہ رقومات پر سود کی شرح پر کنٹرول کرتا ہے۔ سارے ملک میں عوامی رقومات کم ہوجانے سے صرفے میں بھی کمی آجاتی ہے۔ جسکی وجہ سے اشیاء کی طلب گھٹ جاتی ہے اور قیمتوں میں کمی آجاتی ہے۔ تاہم RBI کی طرف سے کئے گئے اقدامات کے پر موثر ہونے میں وقت درکار رہوتا ہے۔ اس وقت جبکہ افراط زر خام مال کی قیمتوں کے بڑھنے سے ہو RBI کے اقدامات پر عمل آواری مشکل ہوجاتی ہے

جب حکومت رقم کی ریل پیل میں کمی لانے کا ارادہ کرتی ہے، اونچی آمدنی والے طبقے اور کئی اشیاء صارفین پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔ یہاں پر حکومت کا ارادہ عوام کی قوت خرید میں کمی لانا ہے، جب عوام کو خرچ کرنے کے لئے کم رقم دستیاب ہوگی تو ان کے مصارف میں بھی کمی آئیگی۔ جس کی وجہ سے قیمتوں میں گراوٹ آئے گی۔

حکومت خود بھی درآمدات اور برآمدات کی پالیسی کے ذریعہ اشیاء ضروریہ کی قیمتوں پر کنٹرول کرتی ہے۔ مثلاً، جب غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ درج ہو تو حکومت ان اشیاء کی برآمدات پر مکمل روک یا ان کی مقدار پر روک لگاتی ہے۔ جب کبھی اشیاء کی قلت ہو تو حکومت دوسرے ممالک سے حاصل کرکے بازاری قیمت سے کم قیمت پر مختلف سرکاری تنظیموں جیسے National Agricultural Co operative Marketing Federation of India Ltd (NAFED) اور دوسرے امدادی باہمی انجمنوں کے ذریعہ سے تقسیم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کرتی ہے۔

SCERT TELANGANA

کلیدی الفاظ

1۔ معیارِ زندگی 2۔ افراطِ زر 3۔ اشیائے صرف کی قیمتوں کا نرخنامہ
4۔ ٹھوک نرخنامہ 5۔ Administrative Price mechanism قیمتوں کا حکومتی انتظام

اپنے اکتساب کو بڑھائیے۔

1۔ قیمتوں میں باقاعدگی لانے کی کیوں ضرورت ہے؟
2۔ ایک پیداکنندہ/تاجر قیمت کا تعین کیسے کرتا ہے؟
3۔ معیارِ زندگی اور مصارف زندگی میں فرق کو بتلائیے؟
4۔ مصارف زندگی میں بڑھوتری سے سب سے زیادہ کون متاثر ہوتا ہے؟ اور کیوں؟
5۔ افراطِ زر کے دوران سب سے زیادہ کونسا طبقہ زیادہ آمدنی حاصل کرتا ہے؟
6۔ ٹھوک فروش نرخنامہ کس طرح سے صارف کی قیمتوں کے نرخنامے سے مختلف ہے؟
7۔ غذائی افراط زر کس طرح صارف کی قیمتوں کے نرخنامے سے مختلف ہے؟
8۔ صارف کے قیمت کا اعشاریہ کے (CPI) کے استعمالات کیا ہیں؟
9۔ CPI کی پیمائش میں درپیش کوئی پانچ مسائل کی فہرست بنائیں۔
10۔ چھٹے پیراگراف کے تحت دئے گئے عنوان ''قیمتوں کی باقاعدگی میں حکومت کا رول'' پڑھیئے اور سوال کا جواب دیجئے؟
س: APM حکومت کی آمدنی کو کس طرح متاثر کرتا ہے؟ بحث کیجئے۔
11۔ کوئی بھی پانچ اشیاء یا خدمات جو آپ کے خاندان میں استعمال کی جاتی ہیں لیجئے اور ان پانچ اشیاء یا خدمات کی بنیاد پر آپ کے خاندان کے لئے ایک صارف کی قیمتوں کا نرخنامہ تیار کیجئے۔

1	2	3	4=2×3	5	6	7=5×6
اشیاء / خدمات	گذشتہ ماہ کی قیمت روپیوں میں اس ماہ	گذشتہ ماہ کی مقدار	گذشتہ ماہ کے اخراجات	اس ماہ کی قیمت	اس ماہ کی مقدار	اس ماہ کے اخراجات
1	Rs:		Rs:	Rs:		Rs:
2	Rs:		Rs:	Rs:		Rs:
3	Rs:		Rs:	Rs:		Rs:
4	Rs:		Rs:	Rs:		Rs:
5	Rs:		Rs:	Rs:		Rs:
جملہ اخراجات:			Rs:	جملہ اخراجات		

صارف کی قیمتوں کا نرخنامہ:________________________%

گذشتہ ماہ کے مقابلے اس ماہ میں آپ کے اخراجات میں کتنی تبدیلیاں آئیں ہیں؟________________________

SCERT TELANGANA

12۔ بیان کے آگے صحیح یا غلط لکھیں:

a) افراطِ زر سے عوام کی معیار زندگی اونچی ہوگی

b) پیسے کی قدر اُس کے قوت خرید میں تبدیلی کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔

c) اخراجات میں تبدیلی سے وظیفہ یابوں کی زندگی کا معیار متاثر نہیں ہوتا۔

d) مرکزی ملازمین کے لئے قیمتوں میں اضافہ کی تلافی اضافہ تدریجی میں اضافہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

e) WPI صرف اشیائے صرف کی قیمتوں میں تبدیلی کی سطح کی پیمائش کرتی ہے

13۔ حسب ذیل جدول صنعتی اشیاء کی ٹھوک قیمتوں کی فہرست کو ظاہر کرتا ہے ایک لائن ڈائی گرام تیار کیجئے اور دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

سال	کوئلہ	سوتی کپڑے	کیمیائی کھاد	سمنٹ	لوہا، اسٹیل اور فیرو دھاتیں
2005 - 06	118	99	102	102	100
2006 - 07	118	97	104	119	105
2007 - 08	122	99	106	138	119
2008 - 09	151	103	107	139	137
2010 - 11	156	107	108	149	124
2011 - 12	165	115	117	151	136

a) کون سی شئے کے داموں میں ان برسوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا؟

b) کپاس اور کھادوں کے داموں اضافہ سست کیوں رہا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

14۔ عوامی تقسیم (PDS) کی موثر عمل آوری کے لیے تجاویز پیش کرتے ہوئے آپ کے علاقے کے تحصیلدار کو خط لکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21